الجامعة البنورية العالمية
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

2564586:فیکس 2560300-2560400:فون www.jamiabinoria.net:ویب سائٹ darulifta@gmail.com:ای میل

Name :> **Usman Hafeez**
Address :> **Islamabad, Pakistan**
Subject :> **TALAQ**
Writer :> بلال

Serial No :> **11919**
Fatwa No :>
Date :> **5/16/2011**
Email :>

Aslam-o-Alikum, Mufi sahib sawal yeh hy k main nikkah suda hon. aor aik din apni wife sy skype py guftgu k doran main ny shded gusy main usy bola jis k alfaz mujy bilkul b yad nhe hein k main ny kia bola tha. Lakin hmari paison py baat ho rhe the aor wo paisy khrch krna chati the main rok rha tha. tu mujy gusa aya aor main ny un paison k bary main kaha jis k mafhom yeh hy k "main ny tmain chora, jao aor tm jahan paisy krchna chati ho tu krach kr lo jahan dil kry." Meri iss main Talaq ki na koi neyat the aor na he talaq k mozoh per baat ho rhe the. Hmari guftgu aam mozo per he the. Aor main ny lafz Talaq b hrgiz hargiz nhe bola. kia main ny jo oper likha iss sy nikkah py koi farak parta hy ya nhe. main ny apni bivi sy b pocha k usy kia smj aya tha meri baat sy tu us ny kaha mujy yehi smj aya tha k "main apni merzi kr lon ap ny mujy ikhtyar dia" aor mera usy kehny ka b bilkul yehi matlb tha. bray merbani app iss silsly main rehnumai frma dain.(Yad rhy k mujy apny asal main boly howy alfaz yad nhe hein.Jo oper likhy hein wo un alfaz ka mahfom hy aor na yeh yad hy k alfaz kitni dafa boly thy.) Jazak Allah

السلام علیکم!

چل رہی تھی۔ اور میں نے لفظِ طلاق بھی ہرگز نہیں بولا۔ تو کیا میں نے جو او پر لکھا ہے اس سے نکاح پر کوئی
اثر پڑے گا؟ میں نے اپنی بیوی سے بھی پوچھا کہ اسے کیا سمجھ آیا تھا میری بات سے تو اس نے
کہا کہ مجھے یہی سمجھ آیا تھا کہ "میں اپنی مرضی کر لوں، آپ نے مجھے اختیار دیا تھا" اور میری بات کا
بھی یہی مطلب تھا۔ آپ راہنمائی فرمادیں۔ (یاد رہے کہ اصل الفاظ مجھے یاد نہیں جو اوپر لکھے ہیں وہ ان
کا مفہوم ہے اور یہ بھی یاد نہیں کہ کتنی دفعہ الفاظ بولے ہیں) برائے مہربانی جلدی جواب دیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح ہو کہ مذکورہ خط کشیدہ جملہ عرف میں صریح طلاق کیلئے استعمال
ہوتا ہے۔ اور صریح الفاظ نیت کے محتاج نہیں ہوتے۔ اس لیے صورتِ مسئولہ
میں مذکورہ الفاظ سے بلا نیت بھی سائل کی بیوی پر طلاق واقع ہو جائے گی
اب اگر اس نے یہ جملہ ایک مرتبہ بولا ہو تو ایک طلاقِ رجعی، دو

(جاری ہے)

مرتبہ بولا ہو تو دو طلاقیں واقع ہوگئی ہیں۔ سائل اور اس کی بیوی پر لازم ہے کہ صدق گوئی کو شعار بناتے ہوئے اس کے موافق عمل کریں۔ پھر اگر خدانخواستہ تین مرتبہ بول دیا ہو تو اس کا حکم بھی مختلف ہوگا۔ لہذا غور وفکر کے بعد اپنی کہی ہوئی بات کے موافق عمل لازم ہے۔

کما فی الشامیة: بخلاف فارسية قوله سرحتك وهو "رها كردم" لانه صار صريحا فی العرف الخ (۲۹۹/۳)۔ واللہ تعالیٰ اعلم

محمد بلال معاویہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ عالمیہ کراچی
۹ رجب المرجب ۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح
محمد یوسف [illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۱۲ [illegible] ۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح
عبد اللہ [illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۱۳ رجب ۱۴۳۲ھ

نائب رئیس
دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

رئیس
دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

دار الافتاء
۱۱۹۱۹
۱۴۳۲/۷/۹ھ
جامعہ بنوریہ العالمیہ [illegible]

[illegible]
12/7/11